۶۔ کلوننگ (Cloning) کی شرعی حیثیت:

کلوننگ ایک جدید طبی و سائنسی تحقیق ہے جس کا وجود بیسویں صدی کے نصف آخر میں ہوا ہے اور یہ مسئلہ ۱۹۹۷ء میں اس وقت عالمی طور پر ابھرا' جب اسکاٹ لینڈ کے کچھ سائنس دانوں نے ایک ''بھیڑ ڈولی'' کے نام سے کلوننگ کے ذریعہ پیدا کی' جس پر پوری دنیا حیرت زدہ رہ گئی کلوننگ انگریزی لفظ ہے' اس کی اصل یونانی لفظ کلون (Klon) ہے جس کے لفظی معنی شاخ یا نوزائیدہ یا قلم کاپی کرنے کے ہیں' عربی میں اسے ''استنساخ'' کہتے ہیں' جس طرح درختوں یا نباتات میں ایک درخت کی شاخ کاٹ کر دوسرے درخت کی شاخ میں جوڑا جاتا ہے اور اس سے ایک نئی چیز وجود میں آتی ہے اسے کلون کہتے ہیں جس کی تکنیک بہت پرانی ہے یعنی دو پودوں کو ملا کر تیسرا پودا حاصل کیا جائے' بیسویں صدی کے نصف آخر سے اس عمل کا تجربہ جانوروں میں کیا گیا' ۱۹۵۱ء میں دو امریکی سائنس داں رابرٹ برگس اور تھامس کنگ نے ایک مینڈک تیار کیا' ۱۹۹۳ء میں انسانی کلوننگ کی بھی کوشش کی گئی پھر مارچ ۱۹۹۷ء میں امریکہ کی ایک یونیورسٹی اوری گون میں دو بندر کلوننگ کے ذریعہ پیدا کئے گئے ہیں' اس کیلئے مختلف طریقے اپنائے گئے جیسے: ۱۔ سب سے پہلے مونث کا انڈا ضروری ہے' اس لئے کہ صرف جنسی خلیہ میں یہ قدرت ہوتی ہے کہ وہ دوسرے خلیہ کے ساتھ آکر مل جائے اور تقسیم کا عمل شروع کر دے' جسم کے دوسرے حصہ میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی۔

۲۔ ۴۶ کروموزوم کی موجودگی لازمی ہے خواہ مذکر و مونث کے جنسی خلیوں سے ۲۳+۲۳ ملا کر ۴۶ ہوں۔

۳۔ بارآوری کے بعد رحم میں ڈالنا ضروری ہے جہاں طبعی طریقے پر مدت پوری ہونے کے بعد ولادت ہوتی ہے' حالانکہ کہ اللہ رب العالمین کا اعلان ہے " الله خالق كل شئى (سورہ زمر:۶۲)"الا لہ' الخلق و الامر " (الاعراف:۵۴)"لن يخلقوا ذبابا و لو اجتمعوا له" (حج:۷۳)

اس لئے کلوننگ کے اس عمل کو نہ تو خلق کہا جا سکتا ہے نہ ہی خلق میں شرکت۔ اسلام کا عقیدہ اپنی جگہ قائم ہے البتہ اس کے منفی اثرات زندگی کے مختلف گوشوں سے تعلق رکھتے ہیں' جس پر عمل درآمد کے بعد انسانی دنیا میں بہت نازک مسائل اقدار کے بارے میں پیدا ہوں گے' ذرائع ابلاغ میں اس کے متعلق جس طرح کی خبریں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے تخلیق پر قدرت پالی ہے' جب کہ ایک مسلمان کا واضح عقیدہ ہے کہ تخلیق پر قادر صرف اللہ ہی ہے جس کا اعلان خود اس نے یوں کیا ہے کہ " أنتم تخلقونه ام نحن الخالقون" (کیا تم اس کو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں) صفت خلق میں شرکت سے شرک کا گمان پیدا ہوتا ہے لیکن یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ سائنس صرف موجد ہے خالق نہیں ہے' یعنی وہ کسی راز سے صرف پردہ اٹھاتی ہے' اسی طرح اللہ کا یہ اعلان کہ "علم الانسان مالم يعلم"(سورۂ علق:۵)

دوسری طرف اللہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ "وما اوتیتم من العلم الاقلیلا" (یعنی تمہیں جو علم ملا ہے وہ بہت کم ہے) اس موقع پر اس بات کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب "مقدمہ ابن خلدون" میں جہاں علم کیمیاء پر بحث کی ہے وہاں انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ پیدائش کا جو فطری طریقہ ہے کیا رحم مادر سے باہر بھی کسی حیوان کا وجود ممکن ہے، یہ عجیب بحث علامہ ابن خلدون نے کی ہے جو قدیم علماء میں ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ مرد کے مادہ منویہ اور عورت کے رحم میں موجود بیضاء کا باہم امتزاج اور پھر ان کو ایک مخصوص ماحول جو رحم مادی میں میسر ہے فراہم کر دیا جائے یعنی اگر وہی درجہ حرارت اور وہی پورا معتدل ماحول جو رحم کا ہے خارج رحم میں پیدا کیا جاسکے تو غیر عادی طریقہ سے ماں کے رحم کے باہر بھی تخلیق وجود میں آسکتی ہے چونکہ عملی سائنس اس وقت بہت کم تھی، نظریاتی تحقیق زیادہ تھی، آگے لکھتے ہیں کہ ایسا کرنا گو دشوار اور مشکل ہے لیکن بنیادی طور پر اس امکان کو انہوں نے خارج نہیں کیا ہے جسکے نتیجہ میں ٹسٹ ٹیوب بے بی اور ترقی کر کے دنیا آج کلوننگ تک پہنچ گئی ہے، فطرت الٰہی یہ ہے کہ سبب اور مسبب کو مربوط کرنا ہے سائنس اسی رشتے کی تحقیق ہے مگر نتیجہ معلوم ہے۔ (جدید سائنسی تکنیک کلوننگ، ص:۱۰۹)

کلوننگ سے پیدا ہونے والے خطرات:

یوں تو ہر دن کا سورج اپنے ساتھ کچھ نئی چیزیں لے کر طلوع ہوتا ہے لیکن ۱۹۹۷ء میں اسی کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والی "ڈولی بھیڑ" نے عالم وجود میں ایک تہلکہ مچا دیا جسے اسکاٹ لینڈ کے ایک ڈاکٹر ایان ویلمٹ نے ایک چھ سالہ مادہ بھیڑ کے تھن سے نکالے گئے ایک خلیہ (Cell) کو دوسری مادہ بھیڑ کے جنسی انڈے میں بارآور کرنے اور پھر اسے تیسری بھیڑ کے رحم میں ڈالنے کے بعد جب ڈولی نامی بھیڑ پیدا ہوئی تو اسکاٹ لینڈ انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے ڈاکٹر ویلمٹ اور ان کی ٹیم نے دعویٰ کیا کہ اسی عمل اور تکنیک کو اپنا کر انسان بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح کے نئے پیدا ہونے والے انسان کا حسب نسب کیا ہوگا، وہ کس کا بیٹا ہوگا اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ اس سے بہت سے شرعی و سماجی مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے۔ (جدید سائنس تکنیک کلوننگ، ص:۹ تا ۱۴) بنابریں نہ صرف مذہبی رہنما بلکہ سائنس داں بھی تکنیکی پہلوؤں کے سبب اور اخلاقی بنیادوں سے بہت زیادہ فکرمند ہیں کیونکہ یہ سائنسی ایجاد کسی مذہب کے لئے نہیں بلکہ سماجی طور پر دنیا کے لئے ایک خطرہ بن جائے گی، اسی لئے علماء اس کو نہ صرف حرام قرار دیتے ہیں بلکہ ممکن بھی نہیں مانتے ہیں اور اگر کوئی ممکن مان بھی لے تو وہ ایسا انسان نہیں ہوگا جو عام انسانوں جیسا اور ان کی شکل و ہیئت کا ہو در اصل کلوننگ فطری نظام سے متصادم ہے اور انسانی کلوننگ کے نتیجے میں انسانی معاشرہ پر جو خطرناک اثرات مرتب ہوں گے، اس کا اندازہ کر لینے کے سبب اکثر ترقی یافتہ ممالک نے اپنے یہاں انسانی کلوننگ پر قبل از وقت پابندی عائد کر دی تھی، اس لئے کلوننگ میں فوائد سے کہیں زیادہ

نقصانات مضمر ہیں۔ یہاں کلوننگ کے موجد ڈاکٹر ویلمٹ کی بات نقل کر دینا مناسب ہے۔ موصوف نے ۱۲ر مارچ ۱۹۹۲ء کو واشنگٹن میں ایک پریس کانفرنس میں اقرار کیا کہ انسانی کلوننگ تیار کرنے میں ایک خطرہ یہ بھی ہے کہ مفلوج لوگوں کی نسل بھی تیار ہو جائے گی اور یہ بلاشبہ پوری انسانیت کے لئے گناہ ہوگا' دہلی میں واقع International Centre for genetic engineering(I.C.G.E) کے ڈاکٹر تلوار کے مطابق کلوننگ میں کامیابی کا فیصد بہت کم ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر ویلمٹ اوران کی ٹیم نے 277 خلیوں پر اپنے تجربات کئے تھے۔ جس میں سے صرف ایک ہی کامیاب ہوا اور وہ ڈولی نام کی بھیڑ تھی جو عام قسم کی بھیڑ سے مختلف تھی اور جس پر 75 ہزار امریکی ڈالر صرف ہوا تھا اور فائنس دوا کی برطانوی کمپنی نے PPL نے کیا تھا' وہ تقریباً مردہ سی تھی بے حد کمزور اور بیمار اور کچھ ہی دنوں میں گٹھیا کے مرض میں دم توڑ دیا۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو' دہلی' امنگ ۱۹ جنوری ۲۰۰۳ء) اور جب بھیڑ کی کلوننگ کامیاب نہ ہو سکی تو انسان کا تجربہ کیسے کامیاب ہوگا' کلوننگ پر عقیدہ رکھنے والے لوگ یہ کیسے بھول جاتے ہیں کہ قدرت نے انسان کو ایک یا دو قطرے سے پیدا کیا۔ جس کو دنیا ہزاروں سال سے جانتی ہے اگر واقعی سائنسداں اور اطباء کوئی کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں تو بھیڑ سے انسان پیدا کر دیں یا لوہے سے کوٹ کر انسان بنائیں جو انسان ہی کی طرح چلے پھرے لیکن ایسا اب تک عمل میں نہیں آیا ہے اور نہ ہی اسکا امکان ہے۔

ذرائع ابلاغ نے یہ خبر دی کہ حوا نامی بچی کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہوئی لیکن وہ بھی زیادہ دنوں تک باقی نہ رہ سکی' سائنس میں اس کی پیدائش کے موضوع کو لے کر سرد بحث جاری ہے کچھ کا کہنا ہے کہ حوا ایک حقیقت ہے تو آنے والے دنوں میں اسکے برے نتائج برآمد ہوں گے' انکے کہنے کے مطابق حوا وقت سے پہلے سن شباب کو پہنچ جائیگی کیونکہ پیدا ہوتے وقت اسکی عمر 21 سال تھی' کچھ کا کہنا ہے کہ ''ڈولی'' کی طرح حوا پر بھی وقت بے رحمی سے اثر دکھائے گا' اگر وہ کلوننگ ہے تو نہ صرف اسکی زندگی کم ہوگی بلکہ وہ وقت سے پہلے بوڑھی ہو جائیگی۔ (ماہنامہ رفیق منزل' دہلی' فروری ۲۰۰۳)

اس طرح کلوننگ کائنات سے مختلف رنگ وروپ کو مٹا دینا چاہتی ہے' رب کائنات نے تو انسانوں کو مختلف رنگ وروپ میں پیدا کیا ہے۔ لیکن سائنس داں انہیں ایک ہی انداز وہیئت میں ڈھالنے کے دعویدار ہیں۔ جسکے سبب انسانی زندگی اور اجتماعی وانفرادی معاملات میں مفاسد کا پیدا ہونا یقینی ہے' چنانچہ اگر ایک عورت کے شوہر کا دوسرا کوئی ہم شکل مرد ایک ہی جگہ موجود ہو تو وہ اپنا شوہر کس کو تسلیم کریگی؟ غرض کلوننگ سے پیدا ہونے والی دشواریاں اور پیچیدگیاں بہت زیادہ ہیں جن کی تفصیل میں جانے کی گنجائش نہیں' یہاں چند مفاسد اور خطرات کا ذکر اجمالاً کیا جاتا ہے:

۱۔ اس طریقے کی بیشتر پیدائش میں نقص ہوگا' بسا اوقات سارے ناقص الخلقت ہوں گے۔

۲۔ رشتے اور خاندان کا نظام تہ وبالا اور ٹوٹ پھوٹ جائے گا' جس سے قرابت' میراث اور نسب کی دشواریاں جنم

لیں گی۔

۳۔ پیدا ہونے والا بچہ والدین اور انکی شفقت سے محروم رہے گا اور مستقل نفسیاتی مشکلات سے دوچار رہے گا۔

۴۔ جس کے خلیہ سے بچہ کی نقل تیار ہوگی' اس کا وہ لڑکا ہوگا یا بھائی یا جس کے بطن سے جنم لے گا وہ عورت اس کی کیا ہوگی؟

۵۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد جنم لے کر دنیا میں تہلکہ مچادیں گے۔

۶۔ دوسرے ظالم و مجرم کی موت سے انسانیت کو نجات نہیں ملے گی۔

۷۔ پیدا ہونے والے کی کیا قانونی حیثیت ہوگی؟

کلوننگ اور شرعی نقطہ نظر:

اسلام ہر چیز میں اپنا ایک واضح نقطہ نظر رکھتا ہے' چنانچہ جو چیز حرام ہے اس سے وہ مکمل طور سے بچنے کی تاکید کرتا ہے' اگر حلت وحرمت واضح نہ ہو تو اس سے بھی احتیاط ضروری ہے۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کی متفق علیہ روایت ہے

الحلال بین و الحرام بین و بینھما المشتبھات لایعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات فقد استبرأ لادینہ" (متفق علیہ)

اس لئے علمائے اسلام اس باب میں نہایت متردد ہیں' اس موضوع پر طبی تنظیم کویت اور فقہ اکیڈمی جدہ نے مراکش میں مشترکہ سیمنار کیا' جس میں یہ فیصلہ کیا کہ مرد وعورت کے ازدواجی تعلق کے اندر کسی بھی تیسرے فریق کی شمولیت بہر صورت حرام ہے' خواہ مادۂ منویہ کی شکل میں ہو' خواہ انڈا یا رحم کی شکل میں ہو۔

کلوننگ کا مسئلہ شریعت کی نگاہ میں متعدد وجوہ سے قابل اعتراض ہے اور یہ بات واضح ہے کہ دین واخلاقی سے بے پرواہ ہوکر محض سائنس وتحقیق کی بناء پر جو نتائج ظہور پذیر ہوں گے' وہ دین کی بنیادوں پر فٹ نہیں ہوسکیں گے' جس طرح ایٹمی ایجاد سے دنیائے انسانیت تباہ و برباد ہے اسی طرح سائنسی تحقیق سے ازدواجی تعلقات کا احترام ختم ہوکر ناجائز جنسی تعلق کا دروازہ کھل جائے گا جو اسلام کی نظر میں صریحاً حرام ہے۔ کلوننگ میں جہاں یہ اصول ٹوٹ کر رہ جاتا ہے وہیں خاندانی رشتہ وقرابت کا نظام بھی درہم برہم ہوجاتا ہے۔ ان ہی امور کے پیش نظر علماء دین نے کلوننگ کی مکمل نفی وتردید کی ہے' معروف اسلامی اسکالر ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے تین بنیادوں پر کلوننگ کو حرام قرار دیا ہے:

۱۔ پہلی بنیاد یہ ہے کہ اللہ نے لوگوں میں امتیاز فرق رکھا ہے" وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ" (فاطر:۲۷) یہ امتیاز کلوننگ میں ختم ہوجاتا ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے" وَخلقنا کم ازواجاً۔ (النبا:۸)

۳۔ تیسری چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرہ میں اس خاندان کو معیار و بنیاد بنایا ہے، جس کے زیر سایہ بچہ پرورش پاتا ہے اور یہ خاندانی نظام کلوننگ میں فنا ہو جاتا ہے۔

تصویر کا دوسرا پہلو:

فقہی و شرعی نقطہ نظر سے قطع نظر اس کا دوسرا پہلو بھی قابل غور ہے۔ کہ کلوننگ کی مخالفت کے باوجود ایک طبقہ کا کہنا ہے کہ اسلام میں ایسی کسی تحقیق کی ہمت افزائی سرے سے ممنوع نہیں ہے، مدرسہ ہو یا مٹھ، مسجد ہو یا مندر، چرچ ہو یا کلیسا یا سیاسی منتظمین، یہ سب وقتی و ذاتی مفاد کی خاطر چیخ پڑتے ہیں، انسان نے چاند پر قدم رکھا تو یہ چیخے، ضبطِ تولید اور اعضا، کی پیوندکاری کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے، غرض ہر نئی چیز پر ہنگامہ برپا کرنا ان کا شیوہ ہے، ٹیوب بے بی کو بھی حرام قرار دیا تاہم بہت سی نئی ایجادات پر یہ زیادہ برہم نہیں ہوئے مثلاً جہاز کا ہواؤں میں اڑنا اور خلاؤں کی تسخیر، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ وغیرہ، گو فطرت کے مظاہر نہیں لیکن دینی طبقہ ان کے خلاف اس قدر شدت سے صف آراء نہیں ہوا جتنا کلوننگ کے خلاف ہے۔ ہمارے خیال میں کلوننگ کے مخالفین کی یہ دلیلیں بجا ہیں:

۱۔ انسانی کلوننگ سے انسان کی عزت و شرف کو بٹہ لگتا ہے اور اس کی توہین ہوتی ہے۔

۲۔ کلوننگ سے انسان پیدا کرنا فطری اصول و افزائش کے خلاف اور کھلم کھلا اللہ سے بغاوت ہے۔

۳۔ کلون شدہ افراد سماج میں احساس کمتری کے شکار رہیں گے ان کے حقیقی ماں باپ کا پتہ نہیں رہے گا۔

۴۔ کلوننگ کو مفاد پرست عناصر اپنے غلط مقاصد کے استعمال کا ذریعہ بنائیں گے۔

۵۔ اس سے سماج میں عدم مساوات کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوگا۔

اسی بنا پر رابطہ عالم اسلامی مکہ کی فقہ اکیڈمی نے کلوننگ کو سرے سے حرام قرار دیا ہے اور اس پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ (فقہی فیصلے: رابطہ عالم اسلامی، مکہ)

۷۔ ضبط ولادت یا منع حمل کا شرعی حکم:

ضبط ولادت یا انگریزی میں (Faimly Planning) یا (birth control) کی حوصلہ افزائی اور زور شور سے اہل مغرب یہ کہہ کر اشاعت کرتے ہیں کہ اس سے انسان پر بچوں کی پیدائش کا بوجھ کم پڑے گا۔ شرح پیدائش کم کرنے یا بچے کے عالم وجود میں آنے سے پہلے اس کو روک دینے کیلئے مختلف دوائیں، انجکشن یا نرودھ، کنڈوم یا آپریشن اور مختلف خارجی تدبیریں ایجاد کر لی گئی ہیں اور ان کی پوری تشہیر کی جارہی ہے۔

دورِ نبویؐ میں یعنی صدر اسلام میں منع حمل کا سب سے معروف طریقہ ''عزل'' کا تھا، صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے "کنا نعزل و القرآن ینزل" (ہم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن کا نزول جاری تھا) اس کے